کتاب : خواجہ محمد خان اسد احوال و آثار مرتب : راشد علی زئی

ضخامت : ۳۲۰ صفحات قیمت : ۱۸۰ روپے ناشر : میرا کتب خانہ حضرو اٹک۔

علاقہ چھچھ ضلع اٹک پاکستان کے خطہ پنجاب کی وہ مردم خیز سرزمین ہے جس نے ہر دور میں ایسے ایسے نوابغ روزگار ہستیاں پیدا کیں جن کی عظمتون کے سامنے بلند وبالا پہاڑ بھی سرنگوں ہو جاتے ہیں ان سرآمد روزگار افراد میں علاقہ چھچھ کے صدر مقام اور مرکزی شہر حضرو کے جناب خواجہ محمد خان صاحب اسد بھی ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے خاندانی نجابت کے ساتھ ساتھ علم و فن اور مطالعہ وکتب بینی کا اعلیٰ اور نفیس ذوق عطا فرمایا تھا۔ آپ نہ صرف خود عالم و فاضل اور قادر الکلام شاعر تھے بلکہ علماً و فضلاء شعرا ادباً اور علم و فن کے میدان میں تحقیق کرنے والوں کے بے حد مداح۔ یہی وجہ ہے کہ بر صغیر کی تقریباً تمام علمی شخصیات کے ساتھ آپ کے روابط تھے۔ اپنے مطالعاتی ذوق کی تسکین کے لئے آپ نے "میرا کتب خانہ" کے نام ایک عظیم لائبریری بھی بنائی جس میں نادر و نایاب کتابیں اور مشاہیر کے خطوط رکھے تھے اور آپ کی زندگی کا اکثر حصہ اسی لائبریری میں مختلف کتابوں کی ورق گردانی میں گزرا۔ آپ کے قلم سے کئی شاہکار مضامین اور تحقیقی و تاریخی مقالات نکلے اور اسی طرح آپ کی اردو شاعری پر اساتذہ فن کا گمان ہوتا ہے اور بعض بلکہ اکثر ایسے پختہ اشعار ہیں جس پر بے اختیار زبان سے صدائے آفرین بلند ہوتی ہے آپ کے اشعار پر تصوف کا رنگ غالب ہے اور عشق رسولؐ سے سرشار ابیات واشعار دل ودماغ پر ایک وجدانی کیفیت طاری کرتے ہیں۔

زیر تبصرہ کتاب آپکے اہل قلم فرزند جناب راشد علی زئی نے ترتیب دی ہے چونکہ موصوف خود کتاب وقلم کی دنیا سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے کتاب کی ترتیب سے آپ کی یہ اعلیٰ ذوقی نمایاں ہے۔ یہ کتاب اگرچہ بظاہر ایک شخصیت کا تذکرہ ہے لیکن در حقیقت بہت سی عظیم ہستیاں اس کتاب کے مطالعہ سے متعارف ہو جاتی ہیں۔ اس میں بعض اہل قلم اور اہل علم حضرات کے نادر و نایاب خطوط بھی ہیں اور اسد صاحب کے متعلق مختلف مقالات و مضامین اور تاثرات نظم اور نثر کی شکل میں ہیں جس سے صاحب سوانح کی شخصیت کے مختلف انداز سامنے آجاتے ہیں اور جس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ مرحوم ایک عظیم انسان اور بہت بڑی علمی شخصیت تھے۔ سیر و سوانح، تاریخ و تحقیق اور شعر وادب سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے یہ کتاب بہترین رفیق اور اپنی لائبریری کی زینت بنانے کے لائق کتاب ہے اللہ تعالیٰ مرتب راشد علی زئی کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے اپنے عظیم والد کے عظیم کارناموں کو اجاگر کیا جس سے ایک عالم مستفید ہوگا۔ اور یہ بات بلا خوف و تردید کہی جاسکتی ہے کہ اردو ادب میں یہ کتاب خواجہ محمد خان اسد ایک معتد بہ اضافہ ہے۔